انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

# عقیدہ ختم نبوت

رب کائنات نے جب گلشن ہستی کو آباد کیا تو اس میں ہنگامہ زندگی برپا کرنے کے لئے اپنی سب سے احسن تخلیق انسان کو اس میں بسایا اور اس کے ساتھ ساتھ انسانوں کی تعلیم و تربیت اور رشد و ہدایت کے لئے انبیائے کرام کو مبعوث فرمایا۔ یہ گراں قدر ہستیاں مختلف اوقات میں مختلف ادوار میں' مختلف مقامات پر تشریف لاتی رہیں اور انسانیت کی رہبری کا فریضہ عظیم سرانجام دیتی رہیں۔ نبوت کا یہ روشن سلسلہ ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور سید البشر جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ختم ہو گیا۔ اس بزم گیتی میں سب سے پہلے نبی آدمؑ اور سب سے آخری نبی خاتمؐ ہیں۔ آدم سے پہلے نبی کوئی نہیں اور خاتم کے بعد نبی کوئی نہیں۔ دین اسلام میں اس عقیدہ کو "عقیدہ ختم نبوت" کہا جاتا ہے۔ دین اسلام کی رفیع الشان عمارت اسی عقیدہ کی بنیاد پر کھڑی ہے۔ دین اسلام کا مرکز و محور یہی عقیدہ ہے اور دین اسلام کی روح و جان یہی عقیدہ ہے۔ اس عقیدہ میں معمولی سی لچک یا جھول انسان کو ایمان کی رفعتوں سے گرا کر کفر کی پستیوں میں پہنچ دیتی ہے۔ عقیدہ ختم نبوت اس اہمیت و حیثیت کا حامل ہے کہ قرآن مجید ایک سو مرتبہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ختم نبوت کا اعلان کر رہا ہے اور صاحب قرآن صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دو سو دس مرتبہ سے زائد اپنی زبان نبوت سے اس عقیدہ کی حقانیت پر گواہی دے رہے ہیں۔

اب ہم قرآن پاک کی چند آیات بینات سے مسئلہ ختم نبوت ثابت کرتے ہیں۔

**اعلان ختم نبوت:** رب العزت اپنے آخریؐ نبیؐ کو تخت ختم نبوت پر بٹھا کر آپ کے سر اقدس پر تاج ختم نبوت سجا کر اور کائنات کی فضاؤں میں "لانبی بعدی" کا پرچم لہرا کر آپ کی ختم نبوت کا اعلان یوں کر رہے ہیں۔

**ما کان محمدا ابا احدمن رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین و کان اللہ بکل شیئ علیما○**

(ترجمہ) "نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن آپ اللہ کے رسول اور تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں۔ اور ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا۔"

جب ہم مندرجہ بالا آیات کی گہرائی میں جاتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ زبان عرب میں خاتَم یا خاتِم کا لفظ جب کسی قوم یا جماعت کی طرف مضاف ہو تو اس کے معنی آخری اور ختم کرنے والا ہی ہوتے ہیں' اس کے علاوہ اور کوئی معنی نہیں ملتے۔ جیسا کہ عربی زبان کی سب سے ضخیم اور سب سے مستند لغت کی کتاب "لسان العرب" میں لکھا ہے۔

**ختام القوم وخاتمھم وختام القوم خاتم القوم** (ت کے زیر سے)

اور **خاتم القوم اخرھم**

لغت کی مشہور کتاب "تاج العروس" میں ہے کہ

**ومن اسمائہ علیہ السلام الخاتم والخاتم وھو الذی ختم النبوۃ بمجیئہ**

اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں میں سے خاتِم اور خاتَم ہے۔ اور وہ ذات اقدس ہے جس نے آکر نبوت ختم کردی۔

خاتم کا مادہ ختم ہے۔ ختم کے لغوی معنی کسی چیز کو اس طرح بند کرنے کے ہیں کہ نہ اس کے اندر کی چیز باہر نکل سکے اور نہ باہر کی چیز اس کے اندر جا سکے۔ اس کے دوسرے معنی کسی چیز کو بند کر کے اس پر مہر لگانے کے ہیں جو اس بات کی علامت ہے کہ اس کے اندر سے نہ کوئی چیز باہر نکل سکتی ہے اور نہ کوئی باہر کی چیز اندر جا سکتی ہے۔

حضور خاتم الانبیاءؐ' صحابہ کرامؓ' محدثین' مفسرین اور اکابرین امتؒ نے خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کے کئے ہیں کہ جن کے بعد اور کوئی نبی پیدا نہ ہو۔

**تکمیل دین:** عرفات کا وسیع و عریض میدان تھا' حجتہ الوداع کا مبارک موقعہ تھا' جمعہ کا دن تھا' ختم نبوت کے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار پروانے جمع تھے۔ نبیوں کے سردار ختم نبوت کے تاجدار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان پروانوں کے جھرمٹ میں جلوہ افروز تھے اور تاریخ میں انقلاب برپا کردینے والا خطاب فرما رہے تھے'

انسانیت کو دستور حیات عطا کر رہے تھے کہ ملا ئکہ کے سردار اور وحی کے پیامبر جناب جبرائیل علیہ السلام یہ آیت لے کر حاضر ہو جاتے ہیں۔

**الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا**

یہ آیت کریمہ اس بات کا اعلان تھا کہ دین اسلام ظاہری' باطنی' صوری' معنوی ہر لحاظ سے مکمل ہو چکا' نبوت کی نعمت پوری ہو چکی' قانون و شریعت کے معاملات طے ہو چکے عقائد' اعمال' اخلاق' حکومت' سیاست' مکروہات و مستحبات اور حرام و حلال کے اصول بن چکے۔ تاریخ انبیاء شاہد ہے کہ جب بھی کوئی نیا دین آیا' اسے کوئی نیا نبی لے کر آیا۔ اب تکمیل دین کی وجہ سے کوئی نیا دین نہیں آنا تو کوئی نیا نبی بھی نہیں آئے گا۔ اس لئے تکمیل نبوت کے ساتھ تکمیل دین بھی ہو گئی۔ لہٰذا نبوت و رسالت آپؐ پر ختم' دین آپؐ پہ ختم' شریعت آپؐ پہ ختم' سلسلہ وحی آپؐ پہ ختم' آسمانی کتب آپؐ پہ ختم' آپؐ کا دین خاتم الادیان' آپؐ کی شریعت خاتم الشرائع' آپؐ کی کتاب خاتم الکتب' آپؐ کی مسجد خاتم الانبیاء' آپؐ کی نبوت ختم نبوت اور آپؐ کی ذات اقدس خاتم النبیینؐ ہے۔

**عالمگیر نبوت:** نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل تشریف لانے والے سارے نبیوں کی نبوتیں محدود علاقے' محدود وقت اور محدود انسانوں کے لئے تھیں۔ کوئی نبی ایک گاؤں کے لئے نبی بن کر آیا' کوئی ایک قصبہ کے لئے نبی بن کر آیا' کوئی ایک شہر کے لئے نبی بن کر آیا اور کوئی ایک ملک کے لئے نبی بن کر آیا۔ لیکن جب آمنہؓ کے لال اور عبداللہؓ کے در یتیم جناب محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باری آئی تو رب کائنات نے نبیؐ کائنات کا تعارف یوں کرایا۔

**قل یایھا الناس انی رسول اللہ علیکم جمیعا**

(ترجمہ) آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

نبوت محمدی کا دامن ساری کائنات کی وسعتوں کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ نبوت محمدی کا بحر بیکراں زماں و مکاں کی قیود سے بالاتر ہے۔ آپؐ کی نبوت ہر زماں کے لئے' ہر مکاں کے لئے' ہر جہاں کے لئے اور ہر انسان کے لئے! کوئی رنگت' کوئی زبان' کوئی قومیت اور کوئی وطن آپ کی عالمگیر نبوت سے مستثنیٰ نہیں۔ خاتم النبیین صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نبی ہیں ہر گورے کے لئے' ہر کالے کے لئے' ہر عجمی کے لئے' ہر عربی کے لئے' مشرق سے مغرب تک' شمال سے جنوب تک' تحت الثریٰ سے ثریا تک اور فرش سے عرش تک۔ غرضیکہ جہاں تک خدا کی خدائی ہے' وہاں تک مصطفیٰؐ کی مصطفائی ہے۔

خدا یکتا الوہیت میں تو یکتا رسالت میں
کسی کو اب نبی ہونے کا دعویٰ ہو نہیں سکتا

## نبوت محمدی کا آفتاب عالمتاب

**یاایھا النبی انا ارسلنک شاھداو مبشرا و نذیرا و داعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا۔**

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سراجاً منیرا کے دلنواز نام سے پکارا ہے' یعنی روشنی دینے والا سورج۔ اس دلکش اور روح پرور نام سے مندرجہ ذیل دلنشیں حقائق ثابت ہوتے ہیں۔

(۱) جس طرح مادی سورج اپنے خالق کے بتائے ہوئے مقررہ راستہ پر حرکت کرتا ہے اور اپنی راہ سے نہیں بھٹکتا ورنہ کائنات کا نظام درہم برہم ہو جائے۔ اسی طرح ہادی برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مالک کے بتائے ہوئے صراط مستقیم پر گامزن رہے اور حق کا نور بکھیرتے رہے۔ نعوذ باللہ اگر آپؐ ذرا بھی اپنے راستہ سے ہٹ جاتے تو کائنات میں مایوسی' ہولناکی اور کفرو ضلالت کے سائے پھیل جاتے۔

(۲) جس طرح سورج یوم آخر تک اس کائنات کو اپنی نورانی شعاعوں سے منور کرتا رہے گا اسی طرح نبوت کا آفتاب بھی قیامت تک اپنی ضیا پاشیاں کرتا رہے گا اور منزل کی تلاش میں سرگرداں مسافران کو منزل تک پہنچاتا رہے گا اور ان کے قلب و نظر کو نور ایمان بخشتا رہے گا۔

(۳) اگر سورج نہ ہوتا تو نہ قوس قزح کے رنگ ہوتے' نہ چمکتے ہوئے ستارے اور دمکتا ہوا مہتاب ہوتا' نہ آسمان سے بارش کا مصفا پانی برستا' نہ گلستان میں بہار آتی۔ نہ پھل ہوتے' نہ سبزیاں' نہ درخت ہوتے نہ مہکتے پھول' نہ ہی حیوانات ہوتے اور نہ ہی انسانات۔ المختصر ثابت یہ ہوا کہ سورج پر انسانی حیات کا دارومدار ہے۔ اگر سورج کا

وجود نہ ہو تو انسانی زندگی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔
آؤ' اہل دنیا! اپنے خالق و مالک کی بات بھی سن لو کہ مادی سورج کا مالک اپنے "سراجاً منیرا" کے بارے میں کس اہم بات سے تمہارے کانوں کو نواز رہا ہے۔ حدیث قدسی ہے۔

**لولا ک لما خلقت الافلا ک' لولا ک لما خلقت الجنتہ' لولا ک لما خلقت النار**

ترجمہ: (اے میرے چہیتے اور لاڈلے رسول) اگر میں آپ کو پیدا نہ کرتا تو نہ زمین و آسمان ہوتے اور نہ کوئی مخلوق نہ جنت و جہنم پیدا ہوتے۔

ذرا ایک فرق ذہن نشین کر لیجئے کہ رب العزت نے فرما دیا کہ اگر یہ "سراجاً منیرا" نہ ہوتا تو یہ مادی سورج بھی نہ ہوتا۔ یہ مادی سورج جس کی روشنی میں ہم اپنی زندگی کا سفر طے کر رہے ہیں' اس سورج کو بھی روشنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات بابرکات کے طفیل ملی ہے۔ جس طرح ہندوستان' پاکستان' افغانستان' ایران' یونان' جاپان' مصر' روس' امریکہ' افریقہ' مشرق' مغرب' شمال' جنوب کو روشن کرنے کے لئے صرف ایک ہی مادی سورج ہے۔ اسی طرح روحانیت کا نور بکھیرنے کے لئے صرف ایک ہی سراجاً منیرا ہے۔ جس کی روشنی سے دلوں سے کفر و ضلالت کے اندھیرے کافور ہو جاتے ہیں۔ مادی سورج اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت کے سورج میں ایک نمایاں فرق ہے۔ مادی سورج طلوع ہوتا ہے اور چند گھنٹے روشن رہنے کے بعد شام کو غروب ہو جاتا ہے۔ لیکن آنحضرتؐ کی نبوت کا سورج قیامت تک غروب نہیں ہو گا۔ مادی سورج کو گرہن لگ جاتا ہے اور اس کی روشنی میں کمی واقع ہو جاتی ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سورج کو نہ کبھی گرہن لگا ہے اور نہ قیامت تک لگے گا اور نہ ہی اس کی رخشندگی میں فرق پڑے گا۔

خورشید کے کاسے میں ترا صدقہ انوار　　　خیرات ترے نور کی کشکول قمر میں

## معیار حق:

**قد جاء کم من اللہ نور و کتب مبین ○**

تمہارے پاس آئی اللہ کی طرف سے روشنی (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور کتاب مبین (یعنی قرآن مجید)

یہاں روشنی سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشن شخصیت اور کتاب سے مراد قرآن مجید ہے۔

نبی خاتم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل جن انبیائے کرام پر آسمانی کتابیں اور صحیفے نازل ہوئے' ان میں سے آج بھی کوئی آسمانی کتاب اور صحیفہ اپنی اصلی حالت میں موجود نہیں۔ ساری کتب اور صحائف دشمنان اسلام کے سفاک ہاتھوں سے تحریف و تبدل کا شکار ہو گئے۔ لیکن آخری نبیؐ پر نازل ہونے والی آخری کتاب کی حفاظت کا ذمہ رب ذوالجلال نے خود اٹھا لیا اور انسانیت کی راہنمائی کے لئے یہ کتاب قیامت تک اپنی حقیقی حالت میں موجود رہے گی۔ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے مبعوث ہونے والے سارے نبیوں میں سے کسی بھی نبی کی تعلیمات اور سیرت مکمل طور پر موجود اور دستیاب نہیں۔ اکثریت کے تو نام ہی معلوم نہیں' صرف چند مشہور انبیائے کرام کی زندگی کے بارے میں چند اوراق مطالعہ کے لئے مل جاتے ہیں۔ لیکن خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ اور تعلیمات کا ہر ہر جز اور ہر ہر پہلو اپنی پوری درخشانی اور دلکشی کے ساتھ زندہ تابندہ ہے اور روز آخر تک انسانیت کے مطلع حیات پر سیرت مصطفیؐ کا آفتاب اپنی ضوفشانیاں کرتا رہے گا اور انسانیت کے چہرے کو ضیا بخشتا رہے گا۔ کیونکہ قرآن آخری کتاب اور صاحبؐ قرآن آخری نبیؐ۔ اس لئے خدائے رحیم وکریم نے قرآن مجید اور صاحبؐ قرآن کی سیرت کو محفوظ و مامون کر لیا اور رہتی دنیا تک آنے والے جن وانس کو مخاطب کر کے یہ اعلان کر دیا۔

قد جاء کم من اللہ نور و کتب مبین ○

اور خود خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجتہ الوداع کے موقع پر عرفات کے میدان میں موجود اور آئندہ آنے والے انسانوں کو مخاطب کر کے رشد و ہدایت کا یہ سرٹیفکیٹ عطا کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا

"میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ جب تک ان کو تھام رکھو گے کبھی

گمراہ نہیں ہوگے وہ دو چیزیں اللہ کا قرآن اور میری سنت ہے۔"

الحمدللہ آج انسانیت کے پاس اللہ کے آخری نبیؐ پر نازل ہونے والی کتاب اللہ کے آخری نبیؐ کی سنت مطہرہ اور اللہ کے آخری نبیؐ کی سیرت طیبہ رہبری اور راہنمائی کے لئے موجود ہے۔ اس لئے انسانیت کو قطعاً کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں۔

کتاب اللہ کے ساتھ ساتھ احادیث رسولؐ ہر دم ہر وقت ہماری رہبری و رہنمائی کے لئے چراغ فروزاں کئے ہوئے ہیں۔ آیئے اب ہم احادیث رسولؐ کی روشنی میں مسئلہ ختم نبوت ثابت کرتے ہیں۔ یوں تو سینکڑوں احادیث مسئلہ ختم نبوت پر دلالت کرتے ہوئے سورج سے بڑھ کر روشن وجود لئے ہوئے موجود ہیں۔ لیکن اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے بطور نمونہ چند احادیث پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

**آخری نبیؐ، آخری امت:** حضرت ابو امامہ باہلیؓ نے ایک طویل حدیث کے ذیل میں روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آخر الانبیاء ہوں اور تم سب سے آخری امت ہو۔ (ابن ماجہ)

**پیدائش میں اول، بعثت میں آخر:** میں پیدائش میں سب سے پہلے ہوں اور بعثت میں سب سے آخر میں ہوں ("کنزالعمال" جلد۶، ص۱۱۲۳، "ابن کثیر" جلد۸، ص۸۹)

**ازلی فیصلہ:** فرمایا رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے "میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت آخری نبی لکھا ہوا تھا جب کہ آدم علیہ السلام گندھی ہوئی مٹی کی حالت میں تھے۔ ("مشکوۃ شریف" باب فضائل سید المرسلین)

**آخری نبیؐ، آخری مسجد:** میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد خاتم المساجد (مسلم)

**نبوت کے آخری تاجدار:** آدم علیہ السلام نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا:

"انبیاء میں سے آپ کے آخر الاولاد ہیں" (رواہ ابن عساکر)

**تکمیل نبوت:** حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور ماحی ہوں یعنی میرے

ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں' یعنی میرے بعد ہی قیامت آ جائے گی اور حشر برپا ہو گا (اور کوئی نیا نبی میرے اور قیامت کے درمیان نہ آئے گا) اور میں عاقب ہوں اور عاقب اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کے بعد اور کوئی نبی نہ ہو۔" (بخاری و مسلم)

**ابتدائے نبوت و انتہائے نبوت:** حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "سب انبیاء میں پہلے آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔" (ابن عساکر)

**نبوت کے محل کی آخری اینٹ:** نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میری مثال اور انبیاء کی مثال ایک ایسے محل کی سی ہے کہ جس طرح ایک عمارت نہایت خوبصورتی سے بنائی گئی ہو مگر اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو۔ لوگ اس محل کے گرد گھومتے ہیں اور اس کی خوبصورتی پر تعجب کرتے ہیں اور حیران ہیں کہ ایک اینٹ کی جگہ کیوں چھوڑ دی گئی۔ سو میں وہ اینٹ ہوں جس نے اس خالی جگہ کو پر کر دیا۔ پورا ہو گیا میری ذات کے ساتھ نبوت کا محل اور اسی طرح ختم ہو گیا میری ذات پر رسولوں کا سلسلہ۔ ایک اور روایت میں ہے کہ نبوت کے محل کی آخری اینٹ میں ہوں اور میں ہی نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں۔" (بخاری' مسلم' مشکوۃ)

**دین اسلام اور نبی محمدؐ:** حضرت تمیم داریؓ ایک طویل حدیث کے ذیل میں سوال قبر کے بارے میں روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (منکر نکیر کے جواب میں) مسلمان کہے گا کہ میرا دین اسلام ہے۔ اور میرے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں اور خاتم النبیین ہیں۔ منکر نکیر یہ سن کر کہیں گے کہ تو نے سچ کہا (منقول از "در منثور" ص ۱۶۵' جلد ۴)

**ہر زماں اور ہر انساں کا نبیؐ:** حضرت حسنؓ مرسلاً" روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس شخص کا بھی رسول ہوں جس کو میں زندگی میں پا لوں اور اس شخص کا بھی جو میرے بعد پیدا ہو گا (کنزالعمال خصائص کبریٰ)

**تیس جھوٹے دجال:** حضرت ثوبانؓ روایت کرتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا ہے کہ قریب ہے میری امت میں تیس جھوٹے دجال پیدا ہوں گے۔ جن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النبیینؐ ہوں' میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ (صحیح مسلم)

**کلمہ طیبہ اور دلیل ختم نبوت: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** اس کلمہ طیبہ کے دو حصے ہیں

(۱) **لا الہ الا اللہ** (۲) **محمد رسول اللہ**

پہلے حصہ میں اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کی گئی ہے اور دوسرے حصہ میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر نبوت و رسالت کا ذکر ہے۔

پہلے حصہ کے حروف بارہ ہیں۔ اور دوسرے حصہ کے حروف بھی بارہ ہیں۔ پہلے حصہ میں کوئی نقطہ نہیں اور دوسرے حصہ میں بھی کوئی نقطہ نہیں۔ جو پہلے حصہ کے حروف کی تعداد میں تبدیلی کرے وہ بھی کافر۔ اور جو دوسرے حصہ کے حروف کی تعداد میں تبدیلی کرے وہ بھی کافر' جو پہلے حصہ میں کوئی نقطہ لگائے وہ بھی کافر اور جو دوسرے حصہ میں کوئی نقطہ لگائے وہ بھی کافر۔

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو حکم دینا ہوتا تو "یا" جو عربی زبان میں خطاب کے لئے آتا ہے' سے خطاب کر کے اور نبی کا نام لے کر حکم دیا جاتا تھا۔ مثلاً قرآن مجید میں یا آدم' یا نوح' یا ابراہیم' یا موسیٰ' یا عیسیٰ۔ مالک کائنات اپنے بھیجے ہوئے انبیائے کرام سے اسی طرح خطاب فرماتے رہے لیکن جب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو سارے قرآن مجید میں تاجدارؐ ختم نبوت کو کہیں بھی "یا محمد" کہہ کر خطاب نہیں فرمایا۔ بلکہ سید المرسلین کو **یا ایھا النبی** اور **یا ایھا الرسول** سے خطاب فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل حضرت آدم' حضرت نوح' حضرت ابراہیم' حضرت موسیٰ' حضرت داؤد' حضرت یحییٰ' حضرت عیسیٰ علیہم السلام بھی اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں کہیں بھی **یا ایھا النبی** اور **یا ایھا الرسول** نہیں فرمایا اور اس لئے نہیں فرمایا کہ ان کے بعد نبی اور رسول آنے تھے۔ لیکن جس ذات اقدس کے بعد کوئی اور نبی و رسول پیدا نہیں ہونا تھا' اسے **یا ایھا النبی** اور **یا ایھا الرسول** کے خطاب سے نوازا گیا۔ لہٰذا کلمہ طیبہ سے ثابت ہوا کہ

جس طرح اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں۔ ربوبیت اللہ پر ختم ہے اور نبوت و رسالت رسول اللہ پہ ختم ہے۔ خدا کے سوا جو خدائی کا دعویٰ کرے وہ فرعون' نمرود اور شداد ہے اور جو انہیں رب مانے وہ مشرک فی الربوبیت ہے۔ اور رسول اللہ کے بعد جو دعویٰ نبوت و رسالت کرے' وہ اسود عنسی' مسیلمہ کذاب اور مرزا قادیانی ہے اور جو انہیں نبی مانیں وہ مشرک فی النبوت ہیں۔ دونوں قسم کے مشرکین اپنے جعلی خداؤں اور جعلی نبیوں سمیت جہنمی ہیں۔

اب ہم مسئلہ ختم نبوت کی حقانیت پر بارگاہ ختم نبوت سے تربیت یافتہ طبقہ (صحابہ کرامؓ) کے اقوال پیش کرتے ہیں۔ یوں تو اس عظیم مسئلہ پر دلالت کرتے ہوئے صحابہ کرامؓ کے سینکڑوں اقوال موجود ہیں۔ لیکن طوالت کے خوف سے صرف چند اقوال پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

اسلام میں صحابہؓ کا جو سب سے پہلا اجماع ہوا' وہ مسئلہ ختم نبوت پر تھا۔ جب بدبخت مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو صحابہ کی جماعت نے اس روسیاہ کو متفقہ طور پر کافر اور مرتد قرار دیا۔ خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبرؓ نے اس ملعون کی سرکوبی کے لئے فوراً ایک لشکر روانہ کیا اور یمامہ کے میدان میں اس مرتد کو واصل جہنم کیا اور بعد میں آنے والے مسلمان حکمرانوں نے نبوت کے دعوے داروں کے ساتھ یہی سلوک روا رکھا۔ اب ہم صحابہ کرامؓ کے اقوال پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

**یار غار صدیق اکبرؓ:** اب وحی منقطع ہو چکی اور دین الٰہی تمام ہو چکا۔ کیا میری زندگی میں ہی اس کا نقصان شروع ہو جائے گا (تاریخ الخلفاء للسیوطی ص ۹۴)

**مراد رسولؐ عمر فاروقؓ:** جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حضرت عمرؓ نے ایک طویل کلام کے ذیل میں فرمایا۔

> "یا رسولؐ اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں۔ آپؐ کی فضیلت اللہ کے نزدیک اس درجہ کو پہنچی ہوئی ہے کہ آپؐ کو سب انبیاء کے بعد بھیجا اور آپ کا ذکر سب سے پہلے فرمایا۔ ("مواہب" ص ۴۹۴' ج ۲)

**داماد رسولؐ علی المرتضیٰؓ:** آپؐ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہے اور آپؐ انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں۔ (ترمذی)

**حضرت عبداللہؓ بن مسعود:** حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے ابن ماجہ اور بیہقی نے الفاظ ذیل روایت کیئے ہیں "اے اللہ! اپنے درود اور برکتیں اور رحمت رسولوں کے سردار اور متقیوں کے امام اور انبیاء کے ختم کرنے والے پر نازل فرما" ("شرح شفا" ص ۵۰، ج ۳)

**ام المومنین سیدہ عائشہؓ صدیقہ:** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلہ نبوت ختم ہو گیا۔ (مشکوۃ)

اب ختم نبوت کے عظیم الشان مسئلہ پر محدثین، مفسرین، فقہاء، صوفیائے کرام اور اولیائے کرام کے اقوال پیش کیئے جاتے ہیں۔ صرف چند اقوال پیش خدمت ہیں!

**امام ابو حنیفہؒ:** ایک شخص نے امام ابو حنیفہؒ کے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا کہ مجھے موقعہ دو کہ میں اپنی نبوت کی علامات پیش کروں۔ اس پر امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ جو شخص اس سے اس کی نبوت کی دلیل طلب کرے گا، وہ بھی کافر ہو جائے گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ("تفسیر روح البیان" مصنف الشیخ اسماعیلؒ حقی)

**علامہ ابو زرعہ عراقیؒ:** مہر نبوت سے اس طرف اشارہ ہے کہ آپؐ انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں (کذافی شرح الشمائل)

**محدث عبدالرؤف مناویؒ:** آپ اپنی شرح شمائل میں فرماتے ہیں۔ "مہر نبوت کی اضافت نبوت کی طرف اس لئے ہے کہ وہ اختتام نبوت کی علامت ہے۔ کیونکہ مہر کسی شے پر جب ہی ہوتی ہے جب وہ ختم ہو چکے۔

**علامہ قرطبیؒ:** اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وحی منقطع ہو چکی ہے ("مواہب لدنیہ" ص ۲۵۹)

**امام طحاوی:** اپنے رسالے "عقیدہ طحاویہ" میں تحریر فرماتے ہیں "اور ہر دعویٰ نبوت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بغاوت اور گمراہی ہے اور آپؐ ہی تمام مخلوق، جن و انس کے لئے رسول ہیں" (عقیدہ ص ۱۴)

**علامہ قسطلانیؒ:** مشہور محدث علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں کہ جب کوئی روضہ اقدس کی زیارت کرے تو یہ دعا پڑھنا چاہیئے۔

**السلام علیک یا سید المرسلین و خاتم النبیین** (مواہب ص ۵۰۹ ج ۲)

ترجمہ:۔ اے رسولوں کے سردار اور انبیاء کے ختم کرنے والے آپؐ پر سلام

ترجمہ:۔ اے رسولوں کے سردار اور انبیاء کے ختم کرنے والے آپؐ پر سلام

**علامہ ابن حبانؒ:** ابن حبانؒ فرماتے ہیں "اور جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ نبوت کسب کر کے حاصل کی جا سکتی ہے اور وہ منقطع نہیں ہوئی یا یہ عقیدہ رکھے کہ ولی نبی سے افضل ہے تو یہ شخص زندیق ہے۔ اور اس کا قتل کرنا واجب ہے۔ ("زرقانی" ص ۱۸۸ جلد ۶)

**علامہ ابن حجرؒ:** اپنے فتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں، جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی وحی کا اعتقاد رکھے بالاجماع مسلمین کافر ہو گیا۔

**ملا علی قاریؒ:** شرح شمائل میں مہر نبوت کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔ مہر نبوت کی نسبت نبوت کی طرف اس لئے ہے کہ اس کے ذریعہ سے محل نبوت پر مہر لگ چکی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے بعد کوئی اس میں داخل نہ ہو گا۔

**علامہ سید محمود آلوسیؒ:** اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا ان مسائل میں سے ہے جن پر تمام آسمانی کتابیں ناطق ہیں اور جن کو احادیث نبویہؐ نے نہایت وضاحت سے بیان کر دیا ہے۔ اور جن پر امت نے اجماع کیا ہے۔ اس لئے اس کے خلاف کا مدعی کافر سمجھا جائے گا اور اگر اصرار کرے گا تو قتل کر دیا جائے گا۔ (روح المعانی ۶۵ ج ۱)

**امام غزالیؒ:** بے شک امت نے اس لفظ (یعنی خاتم النبیین لا نبی بعدی) سے اور قرائن احوال سے بالاجماع یہی سمجھا ہے کہ آپؐ کے بعد ابد تک نہ کوئی نبی ہو گا اور نہ کوئی

رسول اور یہ کہ نہ اس میں کوئی تاویل چل سکتی ہے۔ نہ تخصیص۔ (الاقتصاد، طبع مصر ص ۱۲۸)

**شاہ عبدالعزیزؒ:** آپ میزان العقائد میں تحریر فرماتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہیں اور انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں۔

قرآن و حدیث سے ختم نبوت کے موضوع پر روشن دلائل پیش ہو چکے۔ صحابہؓ کے پر انوار خیالات بھی آپ کی نظروں کو سعادت بخش چکے، مفسرینؒ، محدثینؒ، صوفیائے کرامؒ اور اولیائے کرامؒ کے اقوال زریں کا مطالعہ بھی آپ کر چکے۔ اب ہم اس مسئلہ پر کتب سماویہ، آپؐ کے پیش رو انبیائے کرامؑ اور ان کے ماننے والوں اور چند دیگر شہادتیں پیش کرتے ہیں۔ جنہیں پڑھ کر فتنہ انکار ختم نبوت کے مقلدین کو اپنے عقائد باطلہ سے تائب ہو جانا چاہئے اور فتنہ ارتداد کی دھوپ سے نکل کر زیست کے باقی دن شجر اسلام کی ٹھنڈی چھاؤں میں گزار دینے چاہئیں۔

**حضرت موسیٰ علیہ السلام:** امام التفسیر ابن جریر طبریؒ آیہ کریمہ کے تحت الواح تورات کا ذکر کرتے ہوئے ایک طویل حدیث کے ذیل میں فرماتے ہیں۔

"حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے رب! میں الواح تورات میں ایک ایسی امت دیکھتا ہوں جو پیدائش میں سب سے آخری ہے۔ اور دخول جنت میں سب سے مقدم، اے میرے رب! ان کو میری امت بنا دے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ وہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔ (بحوالہ ختم نبوت کامل از مفتی محمد شفیعؒ)

**حضرت شعیب علیہ السلام:** حضرت وہب بن منبہؒ نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی جس میں طویل کلام کے ضمن میں یہ کلمات بھی مذکور ہیں "میں ایک نبی امی بھیجنے والا ہوں۔ جس کے ذریعے سے میں بہرے کانوں اور بند دلوں اور اندھی آنکھوں کو کھول دوں گا۔ ان کی جائے پیدائش مکہ اور ہجرت گاہ مدینہ اور اقتدار شام میں ہو گا۔ اس کے بعد فرمایا اور ان کی امت کو بہترین امت بناؤں گا، ان کی کتاب پر آسمانی کتابیں اور ان کی شریعت پر تمام شریعتیں اور ان کے دین پر تمام ادیان ختم کر دوں گا" (بحوالہ ختم نبوت کامل از مفتی محمد شفیع)

**حضرت ابراہیم علیہ السلام:** امام شعبیؒ فرماتے ہیں کہ صحیفہ ابراہیم علیہ السلام میں لکھا ہوا ہے۔ "آپ کی اولاد میں قبائل در قبائل ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ نبی امی آجائیں گے جو خاتم الانبیاء ہوں گے" (بحوالہ ختم نبوت کامل از مفتی محمد شفیعؒ)

**حضرت یعقوب علیہ السلام:** ابن سعدؒ محمد بن کعبؓ قرظی سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام پر یہ وحی نازل فرمائی۔

"میں آپ کی ذریت میں بادشاہ اور انبیاء پیدا کروں گا یہاں تک کہ حرم والے نبی مبعوث ہوں، جن کی امت ہیکل بیت المقدس کو بنائے گی اور وہ خاتم الانبیاء ہوں گے اور ان کا نام "احمد" ہو گا" (بحوالہ ختم نبوت کامل از مفتی محمد شفیعؒ)

**حضرت آدم علیہ السلام:** ابن عساکر نے بطریق ابو الزبیرؓ حضرت جابرؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں شانوں کے درمیان لکھا ہوا تھا۔

محمد رسول اللہ خاتم النبیین (بحوالہ ختم نبوت کامل از مفتی محمد شفیعؒ)

**یہودی کی گواہی:** ابو نعیمؒ نے حضرت حسانؓ سے روایت کیا ہے۔ کہ وہ فرماتے ہیں۔

"میں آخر شب میں اپنے ٹیلہ پر تھا کہ یکایک ایک بلند آواز سنی، جس سے زیادہ بلند اور رسا آواز میں نے کبھی نہیں سنی تھی۔ دیکھا گیا تو وہ ایک یہودی تھا جو مدینہ طیبہ کے ایک ٹیلہ پر ایک مشعل لئے ہوئے ہے، اس کو دیکھ کر لوگ جمع ہو گئے اور کہا، کیا ہوا، کیوں چلاتے ہو! حضرت حسانؓ کا بیان ہے کہ میں نے اس کو یہ کلمات کہتے ہوئے سنا۔

"یہ ستارہ احمد طلوع ہو چکا، یہ ستارہ ہمیشہ نبوت کے ساتھ طلوع ہوتا ہے اور انبیاء میں سے احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سوا کوئی باقی نہیں رہا جو مبعوث نہ ہوا ہو" ("دلائل النبوۃ" ص ۱۷)

**نصرانی کی گواہی:** طبرانی معجم کبیر میں سیدنا بلالؓ سے راوی ہیں۔ میں زمانہ جاہلیت میں ملک شام کو تجارت کے لئے گیا تھا۔ ملک کے اس کنارے پر اہل کتاب سے ایک شخص ملا۔ پوچھا کیا تمہارے یہاں کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ ہم نے کہا ہاں۔

کہا تم ان کی صورت دیکھو تو پہچان لو گے۔ میں نے کہا ہاں' وہ ہمیں ایک مکان میں لے گیا جس میں تصاویر تھیں۔ وہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کریمہ مجھے نظر نہ آئی۔ اتنے میں ایک اور کتابی آکر بولا کس شغل میں ہو۔ ہم نے حال کہا' وہ ہمیں اپنے گھر لے گیا' وہاں جاتے ہی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر منیر مجھے نظر آئی اور دیکھا کہ ایک شخص حضورؐ کے پیچھے حضورؐ کے قدم مبارک کو پکڑے ہوئے ہے۔ میں نے کہا یہ دوسرا کون ہے؟ وہ کتابی بولا!

**"انہ لم یکن نبی الا بعدہ نبی الا ھذا فانہ لا نبی بعدہ وھذا الخلیفۃ بعدہ"**

"بے شک کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جس کے بعد نبی نہ ہوا ہو سوائے اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ دوسرا ان کے بعد خلیفہ ہے اسے جو میں دیکھوں تو ابوبکر صدیقؓ کی تصویر تھی۔

**میت کی گواہی:** نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ زید بن خارجہ انصار کے سرداروں میں سے تھے۔ ایک روز مدینہ طیبہ کے کسی راستہ میں چل رہے تھے کہ یکایک زمین پر گرے اور فوراً وفات ہو گئی۔ انصار کو اس کی خبر ہوئی تو ان کو وہاں جا کر اٹھایا اور گھر لائے اور چاروں طرف سے ڈھانپ لیا۔ گھر میں کچھ انصاری عورتیں تھیں جو ان کی وفات پر گریہ و زاری میں مبتلا تھیں اور کچھ مرد جمع تھے۔ اس طرح پر جب مغرب و عشاء کا درمیانی وقت آیا تو اچانک ایک آواز سنی کہ

"چپ رہو' چپ رہو" لوگ متحیر ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہ آواز اسی چادر کے نیچے سے آرہی ہے جس میں میت ہے۔ یہ دیکھ کر لوگوں نے اس کا منہ کھول دیا۔ اس وقت دیکھا گیا کہ زید بن خارجہ کی زبان سے یہ آواز آرہی ہے کہ **محمد رسول اللہ النبی الامی خاتم النبیین لا نبی بعدہ** "یعنی محمد اللہ کے رسول ہیں اور نبی امی ہیں جو انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا" یہی مضمون کتاب اول یعنی توریت و انجیل وغیرہ میں موجود ہے "سچ کہا' سچ کہا"۔

**گوہ کی گواہی:** حضرت عمر فاروقؓ سے ایک طویل حدیث کے ذیل میں مروی ہے کہ

(ایک گاؤں والے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی دعوت دی تو اس نے ایک گوہ آپؐ کے سامنے چھوڑ دی اور کہا) میں جب تک ایمان نہ لاؤں گا' جب تک یہ گوہ آپ پر ایمان نہ لائے۔ آپؐ نے گوہ سے خطاب کر کے فرمایا کہ بتلا میں کون ہوں؟ گوہ نے نہایت بلیغ عربی زبان میں جس کو ساری مجلس سمجھتی تھی' کہا لبیک و سعدیک یا رسول رب العالمین' یعنی "اے رب العالمین کے سچے رسول میں حاضر ہوں اور آپؐ کی اطاعت کرتی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو کس کی عبادت کرتی ہے؟ گوہ نے جواب دیا کہ اس ذات اقدس کی کہ آسمان میں اس کا عرش عظیم ہے۔ اور زمین پر اس کا قبضہ و سلطنت ہے۔ اور دریا میں اس کا بنایا ہوا راستہ ہے۔ اور جنت میں اس کی رحمت ہے اور دوزخ میں اس کا عذاب ہے۔ آپؐ نے فرمایا میں کون ہوں؟ گوہ نے جواب دیا کہ پروردگار عالم کے سچے رسولؐ ہیں اور انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں (خصائص کبریٰ للسیوطی ص ۶۵ جلد ۲)

**دراز گوش کی گواہی :** ابن حبان و ابن عساکر حضرت ابن منظور اور ابو نعیم بروجہ آخر حضرت معاذ بن جبلؓ سے راوی ہیں جب خیبر فتح ہوا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دراز گوش سیاہ رنگ دیکھا۔ اس سے کلام فرمایا' وہ جانور بھی تکلم میں آیا۔ ارشاد ہوا تیرا کیا نام ہے؟ عرض کی یزید بیٹا شہاب کا اللہ تعالیٰ نے میرے دادا کی نسل سے ساٹھ دراز گوش پیدا کئے۔ ان سب پر انبیاء سوار ہوئے۔ مجھے یقینی توقع تھی کہ حضورؐ مجھے اپنی سواری سے مشرف فرمائیں گے کہ اب اس نسل میں سوا میرے اور انبیاء میں سوا حضورؐ کے کوئی باقی نہیں' میں پہلے ایک یہودی کے پاس تھا۔ اسے قصداً گرا دیا کرتا۔ وہ مجھے بھوکا رکھتا اور مارتا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام ۔یعفور رکھا۔ جسے بلانا چاہتے اسے بھیج دیتے' چوکھٹ پر سر مارتا۔ جب صاحب خانہ باہر آتا اسے اشارے سے بتاتا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں۔ جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا وہ مفارقت کی تاب نہ لایا۔ ابو الہیثم بن التیہان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کنویں میں گر کے مرگیا۔

## ہندو کی گواہی

یہ وہ ذات مقدس ہے رسالت ختم ہے جن پر
ہوا ہے اور نہ ہو گا اب کوئی ہم سر محمد کا
(پیارے لعل رونق دہلوی)

## سکھ کی گواہی

ظلمت کدوں میں سحر نو کی تابش
یہ فیض ہے ولادت ختمی مآب کا
(گور بخش سنگھ مخمور جالندھری)

○ ختم نبوت کے باغی کہتے ہیں کہ نبوت رحمت خداوندی ہے۔ اگر نبوت بند ہو گئی تو رحمت بند ہو گئی لہٰذا نبوت کا ختم ہونا رحمت نہیں بلکہ زحمت ہے۔ اس لئے اس رحمت کو جاری رکھنے کے لئے نبوت جاری ہے۔ ہم باغیان ختم نبوت سے کہتے ہیں کہ نبوت بہت بڑی رحمت خداوندی ہے۔ ہاں نبوت کی پہلی رحمت آدم علیہ السلام کی صورت میں آئی پھر یہ رحمت کبھی نوحؑ کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ کبھی ابراہیمؑ کی شکل میں، کبھی داؤدؑ کی شکل میں، کبھی موسیٰؑ کی شکل میں اور کبھی رحمت عیسیٰ علیہ السلام کی صورت میں تشریف لائی۔ لیکن یہ رحمتیں مخصوص مقامات اور مخصوص زمانوں کے لئے تھیں۔ ان میں کوئی بھی رحمت دائمی، ہمہ گیر اور عالمگیر نہ تھی۔ لیکن جب محبوب رب العالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اس گلشن ہستی میں رونق افروز ہوئے تو مالک کائنات نے پوری کائنات کو مخاطب کر کے یہ مژدہ جان فزا سنا دیا۔

**وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین**

(ترجمہ) ”اور نہیں بھیجا ہم نے آپؐ کو مگر تمام جہاں والوں کے لئے رحمت بنا کر“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو رب العزت نے سارے جہانوں اور سارے زمانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا۔ اس کے ساتھ ہی رحمت کا سلسلہ جو ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا۔ تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ

وسلم کی عظیم شخصیت پر ختم ہوگیا اور رحمت اپنی تکمیل و معراج کو پہنچ گئی۔ اس کی مزید تفہیم کے لئے اس مثال کو دیکھئے۔ آسمان نبوت خالی پڑا تھا۔ نبوت کا کوئی بھی ستارہ ابھی آسمان نبوت پر چمکا نہیں تھا۔ نبوت کا پہلا ستارہ آدم علیہ السلام کی صورت میں چمکا' پھر نوح علیہ السلام کا ستارہ منور ہوا' پھر ابراہیم علیہ السلام کا ستارہ ضوفشاں ہوا' کہیں ہود علیہ السلام کا ستارہ ضیا بار ہوا' کہیں یعقوب علیہ السلام کا ستارہ جگمگانے لگا' کہیں عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا ستارہ تابندہ ہوا۔ ستارے آتے رہے اور اپنی اپنی روشنیاں بکھیرتے رہے۔ حتیٰ کہ آسمان نبوت ان ستاروں سے بھر گیا۔ مگر دنیا میں اجالا نہ ہوا' دن نہ نکلا۔ ابھی رات ہی رات تھی۔ پھر فاران کی چوٹیوں سے وہ آفتاب نبوت طلوع ہوا۔ جس کی ضیا بار کرنوں نے اندھیروں کے سینے چیر دیئے' کفر و شرک کے سائے چھٹ گئے' سحر کا سپیدہ نمودار ہوا اور یہ ظلمت کدہ کائنات بقعہ نور بن گئی۔ پھر آفتاب نبوت نے اعلان کر دیا کہ اب کسی ستارے سے روشنی لینے کی ضرورت نہیں۔ پوری دنیا کو روشن کرنے کے لئے میں اکیلا ہی کافی ہوں اور میں قیامت کی آخری شام تک روشن ہوں۔ مندرجہ بالا مثال سے ہر صاحب فہم یہ سمجھ گیا کہ جس طرح آفتاب کی موجودگی میں کسی ستارے سے روشنی لینے کی ضرورت نہیں اسی طرح خاتم النبیین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر نبوت کی موجودگی میں کسی نبی کی نبوت کی ضرورت نہیں۔

○ فتنہ انکار ختم نبوت کے مبلغین و مقلدین کہتے ہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پرانی اور فرسودہ ہو چکی۔ لہٰذا جدید پیدا شدہ مسائل کے حل کے لئے نئے نبی کا آنا ضروری تھا۔ سنت خیر الانامؐ عصر حاضر کے بے چین انسانوں کے سلگتے ہوئے مسائل کو حل کرنے کے لئے کافی نہیں۔ (نعوذ باللہ) اس عقیدہ باطل کو بیان کرتے ہوئے مرزائی کہتے ہیں "نبی اکرمؐ کی ذہنی استعدادوں کا پورا ظہور' بوجہ تمدن کے نقص کے' نہ ہوا ورنہ قابلیت تھی۔ اب تمدن کی ترقی سے حضرت مسیح موعود کے ذریعے ان کا پورا ظہور ہوا" (ریویو مئی ۱۹۲۲ء بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۶۶ اشاعت نہم مطبوعہ لاہور)

مزید زہر افشانی سنئے

"ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں (یعنی مکی بعثت میں) اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ اس روحانیت کی ترقیات کی انتہا نہ

تھا بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لئے پہلا قدم تھا۔ پھر اسی روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت پوری طرح سے تجلی فرمائی" (خطبہ الہامیہ ص ۱۷۷)

ان عقل کے اندھوں سے کوئی پوچھے کہ نبوت کے تمام مراتب تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکے' نبوت اپنی تکمیل پر پہنچ گئی' دین مکمل ہو گیا۔ تم کون سی نبوت کی بات کرتے ہو؟ احمقوں کی کس جنت کے باسی ہو؟ تمہیں تو شیطان نے ریشمی دھاگوں سے بنے ہوئے دلفریب جال میں پھنسایا ہوا ہے۔ جاؤ عقل کے ناخن لو۔ اپنے قلب میں ایمان کی شمع فروزاں کرو اور تعصب و جہالت کی عینک اتار کر کلام اللہ اور کلام خاتم النبیینؐ کا مطالہ کرو تو پھر تم لسان و قلب سے پکار اٹھو گے۔

فرما گئے یہ ہادی　　　لا نبی بعدی

اور جہاں تک تمہارے مسائل کا تعلق ہے تو جاؤ تمہیں چیلنج ہے۔ اپنے معاشی مسائل لے کر آؤ' اپنے معاشرتی مسائل لے کر آؤ' دنیا بھر کے مسائل کا پلندہ لے کر دوڑتے ہوئے آؤ اور آفتاب ختم نبوت کی روشنی میں پلک جھپکنے میں اپنے مسائل حل کر لو۔

طب و صحت کے میدانوں میں ساری زندگی سرگرداں رہنے والو! اگر دنیا کو صحت کی دولت سے مالا مال کرنا چاہتے ہو تو طب نبویؐ کا مطالعہ کرو۔

چاند پر پہنچنے اور مریخ کا عزم رکھنے والو! اگر خلائی سائنس پر عبور چاہتے ہو تو معراج النبیؐ کا مطالعہ کرو۔

معاشیات کے ماہرو! اگر خطہ ارضی پر بسنے والے انسانوں کو معاشی سکون دینا چاہتے ہو تو خاتم الانبیاءؐ کے نظام زکوۃ کو اپناؤ

عالمی عدالت کے ججو! اگر دنیا میں انصاف کا بول بالا کرنا چاہتے ہو تو مدینہ کے قاضی کی سیرت کو اپنا لو۔

لاشوں کے انبار اور سروں کے مینار تعمیر کرنے والے مغرور فاتحو! کیا تم نے فاتح مکہ کی جھکی ہوئی گردن کو نہ دیکھا؟

اولاد سے سختی کرنے والو اور رزق کے خوف سے اسے قتل کرنے والو! کیا تم نے مصطفیؐ کے لبوں کو حسینؓ کے رخساروں کو چومتے نہیں دیکھا؟

ماں سے گستاخانہ رویہ برتنے والو! کیا سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کو

ماں کے قدموں تلے نہیں بتایا؟

مزدوروں کے حقوق کے لئے صدائیں بلند کرنے والے لیڈرو! کیا تم نے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نہیں سنا کہ مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے قبل ادا کرو؟

معاشرے میں یتیموں کے حقوق کی باتیں کرنے والو! کیا معلم انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے یتیم سے شفقت کرنے والے کو جنت میں اپنی رفاقت کا مژدہ جان فزا نہیں سنایا؟

غرضیکہ تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک کے لئے آنے والے انسانوں کو زندگی کے ہر ہر سلیقے سے آشنا کر دیا۔ زندگی کو مہد سے لحد تک علم کی روشنی سے منور کر دیا۔ اس دنیا کے باسیوں کو ہر زہر کے لئے تریاق فراہم کر دیا۔ آج بھی ختم نبوت کا آفتاب اپنی تابانیوں کے ساتھ روشن ہے اور ہم ہر گھڑی ہر لمحہ اس آفتاب عالم تاب سے روشنی حاصل کر سکتے ہیں۔

اب کبھی الجھن نہ ہو گی دین اکمل کی قسم
زندگی کی الجھنیں سلجھا گیا بطحا کا چاندؐ

○ قادیانی کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کی وجہ سے نبوت ملی' اس نے سرورؐ کائنات کی اتباع کا حق ادا کر دیا۔ وہ فنا فی الرسول تھا اور وہ نبوت کے راستے پر چلتے چلتے خود نبی بن گیا (نعوذ باللہ)

ان عیاروں' مکاروں' دغا بازوں اور جعلسازوں سے کوئی پوچھے کہ کیا حضرت ابو بکر صدیقؓ' حضرت عمر فاروقؓ' حضرت عثمان غنیؓ' حضرت علی المرتضیٰؓ' حضرت طلحہؓ' حضرت زبیرؓ' حضرت بلال حبشیؓ' حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف' حضرت سلیمان فارسیؓ' حضرت ابو ہریرہؓ' حضرت خالد بن ولیدؓ' حضرت انسؓ' حضرت عباسؓ' حضرت ابو ذرؓ' حضرت جابرؓ' حضرت معاذؓ بن جبلؓ' حضرت عبداللہؓ بن مسعود' حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ' حضرت سعدؓ اور حضرت زیدؓ بن ثابتؓ ایسے جلیل القدر صحابہ کرام' امام بخاریؒ' امام مالکؒ' امام احمد بن حنبلؒ' امام ترمذیؒ' ابن ماجہؒ' طبرانیؒ' ابو نعیمؒ' ابن حبانؒ' ابن عساکرؒ' ابن جوزیؒ' حافظ ابن حجرؒ' طحاویؒ' اور نسائیؒ ایسے محدثینؒ' ابن کثیرؒ' علامہ زمخشریؒ' سید محمود آلوسی

”علامہ بغویؒ“ امام رازیؒ“ قاضی بیضاویؒ“ علامہ جلال الدین سیوطیؒ“ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ“ اور علامہ اسماعیل حقیؒ“ ایسے مفسرین کتاب چشتی اجمیریؒ“ حضرت علی ہجویریؒ“ بابا فرید گنج شکرؒ“ حضرت میاں میرؒ“ نظام الدین اولیاءؒ“ قطب الدین بختیار کاکیؒ“ اور مجدد الف ثانیؒ ایسے اولیائے کرامؒ اور صوفیائے عظام نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و اتباع نہیں کی؟

اطاعت کی تو تمہارے بناسپتی نبی مرزائے قادیانی نے جس نے فرنگی کی گود میں بیٹھ کر نبوت کا ڈرامہ رچایا‘ دین اسلام کی اندازی قبا پہنانے کی ناپاک جسارت کی۔ قرآنی آیات میں تحریف کے جھکڑ چلائے‘ احادیث رسولؐ کو اپنے غارتگر قلم سے مسخ کیا‘ شعائر اللہ کو ابلیسی بلڈوزروں سے کچل ڈالا‘ اپنی زہریلی زبان سے جہاد کو حرام قرار دے دیا۔ دشمن اسلام فرنگی کی اطاعت کو فرض قرار دے دیا اور پوری امت مسلمہ کی اجلی پیشانی پر کفر کا ٹھپہ لگا دیا۔

قفس ارتداد کے اسیر قادیانیو! تمہارے انگریزی برانڈ نبی کی اطاعت کا یہ عالم کہ وہ عورتوں سے منہ کالا کرتا تھا‘ افیون کھاتا تھا‘ شراب کے جام لنڈھاتا تھا‘ بے تحاشا گالیاں بکتا تھا۔ مریدوں کا چندہ ہڑپ کر کے بیوی کے زیورات بناتا تھا۔ حیا سوز شاعری کرتا تھا‘ محمدی بیگم سے شادی رچانے کے لئے غلیظ خط و کتابت کرتا تھا اور مسلمانوں کو رسولؐ رحمت کے دین سے ہٹا کر انہیں مرتد بنا کر جہنم کے گڑھے میں پھینکتا تھا۔ کیا یہی اطاعت ہے؟ کیا یہی اتباع ہے؟ کیا یہی پیروی ہے؟ ع

شرم تم کو مگر نہیں آتی

جھوٹی نبوت کے فریب خوردہ انسانو! نبوت ایک عطائی اور وہبی گوہر ہے۔ کوئی شخص اطاعت‘ اتباع‘ عبادت‘ ریاضت‘ محنت اور لیاقت کے ذریعے منصب نبوت پر فائز نہیں ہو سکتا‘ اگر نبوت ان اوصاف کے حصول سے ملتی ہوتی تو ابوبکرؓ کا کون ثانی تھا۔ عمرؓ کا کون ہمسر تھا‘ عثمانؓ کا کون مثیل تھا‘ علیؓ کا کون مقابل تھا اور دیگر صحابہؓ ان اوصاف میں کتنے ممتاز تھے؟ لیکن ان میں سے کسی نے دعویٰ نبوت نہ کیا بلکہ ہمیشہ خاتم النبیینؐ کی ختم نبوت کا اعلان اور تحفظ کیا اور اس عقیدہ کی عصمت پر ڈاکہ ڈالنے والوں کی سرکوبی کی اور اس راہ میں کبھی بھی کسی قربانی سے دریغ نہ کیا۔

رخ مصطفیؐ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزم خیال میں نہ دکان آئینہ ساز میں

قادیانی اپنی دجل و فریب کی زبان استعمال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی ظلی اور بروزی نبی ہے اور وہ نبیؐ اکرم کا بروز ہے تاریخ انبیاء شاہد ہے کہ مالک کائنات نے اہل کائنات کی رشد و ہدایت کے لئے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام کو اس خاکدان ارضی پر مبعوث فرمایا۔ ان سارے نبیوں میں سے کوئی بھی کسی کا ظل یا بروز نہیں تھا اور نہ ہی دین اسلام میں ظل اور بروز کا کوئی تصور ہے۔ عیار مرزا قادیانی نے یہ تصور ہندوؤں سے مستعار لیا۔ ہم قادیانیوں سے سوال کرتے ہیں کہ بتاؤ دنیا کے کس گوشے اور معاشرے میں ظل و بروز کے عقیدے کو عملی حیثیت حاصل ہے؟ کتنے لوگ بروزی زندگی گزار رہے ہیں اور انہیں کس کا بروز تسلیم کیا جا رہا ہے؟

قادیانیو! ذرا توجہ دینا' اگر کوئی عورت اپنے گھر میں کام کاج میں مصروف ہے دروازے پر کوئی شخص دستک دیتا ہے۔ عورت دروازے کے قریب جا کر پوچھتی ہے کون؟ وہ شخص جواب دیتا ہے میں تیرا بروزی خاوند ہوں۔ بتاؤ اس شخص کی کیسی "چھترول" ہو گی؟ اگر کوئی نوجوان کسی گاڑی میں سفر کر رہا ہو۔ سامنے کی نشست پر کوئی بوڑھا آدمی آکر بیٹھ جائے اور نوجوان سے کہے بیٹا! مجھے پانچ سو روپیہ دے۔ نوجوان سوال کرے کہ جناب میں تو آپ کو جانتا ہی نہیں۔ بوڑھا پلٹ کر بولے بیٹا! کمال کرتے ہو تم بھی' تم مجھے جانتے ہی نہیں' میں تمہارا بروزی ابا ہوں۔ بتایئے نوجوان کے جذبات کا کیا عالم ہو گا اور اس کی غیرت اس بوڑھے سے کیا سلوک کرے گی؟

اگر ہمارے معاشرے میں ظل و بروز کا چکر چل جائے تو پورا معاشرہ جہنم بن جائے اور معاشرتی زندگی تباہ و برباد ہو جائے۔ ملک کا نظام تلپٹ ہو جائے۔ کوئی بروزی صدر بن جائے کوئی بروزی وزیراعظم بن جائے' کوئی بروزی کمشنر بن جائے' کوئی بروزی سفیر بن جائے' کوئی بروزی مشیر بن جائے' کوئی بروزی ایم۔ این۔ اے بن جائے اور کوئی بروزی ایس پی بن جائے وغیرہم۔ کیا ان لوگوں کی کوئی سرکاری یا عملی حیثیت ہو گی؟ یہ تو بہت بڑے عہدوں کا تذکرہ ہے۔ اگر کوئی خاکروب کارپوریشن کے دفتر میں آکر کہے کہ جناب! آج خاکروب "مہنگا مسیح" نہیں آیا اور وہ پورا ایک مہینہ نہیں آئے گا۔ میں

"سستا مسیح" اس کا بروز ہوں اور میں اس کی جگہ پورا مہینہ کام کروں گا اور اس کی تنخواہ بھی وصول کروں گا۔ یقینی بات ہے کہ کارپوریشن آفیسر اسے فوراً تھانے یا پاگل خانے بھجوائے گا۔ اگر کوئی چوہڑا کسی چوہڑے کا بروز نہیں ہو سکتا تو چوہڑوں کا "چوہڑہ" مرزا قادیانی مردود کس طرح سید الاولین و آخرین جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہو سکتا ہے؟ اگر وہ چوہڑا تھانے یا پاگل خانے جانے کا مستحق ہے تو یہ "سپر چوہڑا" بھی تھانے یا پاگل خانے جانے کا سزاوار ہے۔

○ قادیانی کہتے ہیں کہ خاتم کے معنی "مہر" سے یہ مراد ہے کہ نبی اکرمؐ کی مہر نبوت لگانے سے نبی بنتے ہیں لیکن عقل کے مارے اور نصیبوں کے ہارے قادیانیوں کو سوچنا چاہئے کہ حضورؐ تو خاتم النبیین ہیں اور النبیین تو جمع ہے اور اس سے یہ معنی لینے چاہئیں کہ نبی پاکؐ کی مہر سے بہت سے نبی بنتے ہیں اور یہاں صدیوں کی مسافت کے بعد مہر نبوت سے ایک ہی نبی "مسٹر گاماں" معرض وجود میں آیا!! الامان والحفیظ۔

ڈھیٹ اور بے شرم بھی عالم میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی بے حیائی آپ کی

○ قادیانی سوال اٹھاتے ہیں کہ جب قرب قیامت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے تو اس وقت عقیدہ ختم نبوت پر زد پڑے گی کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تشریف لائیں گے۔

جواباً عرض ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کا مفہوم یہ ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی بھی نبی پیدا نہیں ہو گا۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل پیدا ہوئے اور ان کی نبوت کا زمانہ آپؐ سے پہلے کا ہے۔ اس کے بعد رب العزت نے انہیں زندہ آسمانوں پر اٹھا لیا۔ قرب قیامت' دجال کے قتل اور اسلام کی تبلیغ کے لئے دوبارہ تشریف لائیں گے لیکن اپنی شریعت لے کر نہیں بلکہ شریعت محمدیؐ کے تابع ہو کر' اپنی نبوت کے تحت نہیں بلکہ نبوت محمدیؐ کے تحت!! علماء نے لکھا ہے کہ ساری کائنات کے انسانوں کا آخرت میں صرف ایک دفعہ حساب ہو گا لیکن عیسیٰ علیہ السلام کا دو دفعہ حساب ہو گا ایک دفعہ نبی ہونے کی حیثیت سے' دوسری مرتبہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کی حیثیت سے! اس گفتگو سے ہر صاحب عقل

سمجھ سکتا ہے عیسیٰ علیہ السلام کی آمد سے عقیدہ ختم نبوت پر کوئی آنچ نہیں آتی۔

○ قادیانیوں کے لاہوری گروپ نے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے ایک عجیب ڈرامہ رچا رکھا ہے۔ وہ اپنی دجالی زبان استعمال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم مرزا قادیانی کو نبی و رسول نہیں بلکہ مجدد و امام مہدی مانتے ہیں (حالانکہ یہ بھی پرلے درجے کا کفر ہے۔ کیونکہ جو شخص مدعی نبوت ہو' اسے مجدد یا امام مہدی تو کجا' مسلمان ماننا بھی کفر ہے) ہم ان سے پوچھتے ہیں اے ماہرین دجل و فریب! کیا تمہیں مرزا قادیانی کی کتابوں میں بار بار اس کا اعلان نبوت نظر نہیں آتا۔ اگر تمہیں نظر نہیں آتا تو وہ ہم دکھائے دیتے ہیں مرزا قادیانی اعلان کر رہا ہے۔

○ "سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا" (دافع البلاء ص ۱۱ مصنفہ مرزا قادیانی)

○ "میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔ اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے جو تین لاکھ تک پہنچے ہیں" (تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۸)

○ "اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راست باز مقدس نبی گزر چکے ہیں' ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جائیں' سو وہ میں ہوں" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۰۔ مباحثہ راولپنڈی ص ۱۳۵)

○ "حق یہ ہے کہ خدا کی وہ پاک وحی جو میرے اوپر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ کے ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ" (براہین احمدیہ ص ۴۹۸)

○ "میں کوئی نیا نبی نہیں مجھ سے پہلے سینکڑوں نبی آچکے ہیں۔ (الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۸ء از مباحثہ راولپنڈی ص ۱۳۳)

اب بتاؤ! کیا سوچ ہے؟ کیا فکر ہے؟ آئندہ کیا لائحہ عمل ہے؟

قادیانیو! قادیانیت کے گندے جوہڑ کو چھوڑ کر اسلام کے چشمہ صافی پر آجاؤ' تم نے ارتداد کی جھاڑیوں میں پھنس کر اپنے دامن کو تار تار کیا ہے۔ آؤ! ایمان کے

دھاگوں سے اسے رفو کرلو۔ ندامت کے چند آنسو بہا کر اپنے گناہوں کی سیاہی دھو لو۔ ارتداد کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ٹھوکریں نہ کھاؤ۔ آؤ! قرآن کے آفتاب اور نبوت کے مہتاب کی روشنی میں صراط مستقیم پر گامزن ہو جاؤ۔ کیوں جھوٹی نبوت کی باد صرصر میں جھلس رہے ہو اسلام کی باد صبا تمہارا انتظار کر رہی ہے۔ لا نبی بعدی کا نعرہ مستانہ لگا کر جھوٹی نبوت کی آہنی زنجیریں توڑ دو۔ جعلی نبی اور جعلی نبوت کے منحوس چہروں پر زناٹے دار تھپڑ رسید کر دو۔

ختم نبوت کے باغیو! زندگی کے چند ایام باقی ہیں' در توبہ کھلا ہے..... تمہارا رحمان و رحیم رب تمہیں بلا رہا ہے..... اپنے رب کی بات سن لو..... قرآن تمہیں رشد و ہدایت کی روشنی دینے کے لئے پکار رہا ہے.....

خدارا! قرآن کی پکار سن لو..... جناب خاتم النبیینؐ تمہیں جنت کے لئے صدائیں دے رہے ہیں..... خدارا ان کی صدائے رحمت پر گوش ہوش رکھ دو..... وقت تمہیں لپک لپک کے اور جھنجھوڑ جھنجھوڑ کے دہائی دے رہا ہے۔

ادھر آ زندگی کا بادہ گلفام پیتا جا
ذرا میخانہ "محمدؐ" سے اک جام پیتا جا

○ تمام نبیوں نے اپنے بعد آنے والے نبیوں کے بارے میں پیش گوئیاں کیں لیکن جب رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپؐ نے کسی نئے نبی کے آنے کی پیش گوئی نہ کی بلکہ اعلان فرمایا--- **انا خاتم النبیین لا نبی بعدی**

○ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہا' خاتم المرسلین نہیں کہ مبادا اس کا مطلب کوئی یوں لے کہ رسالت ختم ہو گئی اور نبوت ختم نہیں ہوئی کیونکہ ہر نبی رسول نہیں ہوتا اور ہر رسول نبی ضرور ہوتا ہے۔ خاتم النبیین میں "النبیین" رسول اور نبی دونوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ لہٰذا آپ کی ذات اقدس پر نبوت و رسالت دونوں ختم ہو گئیں۔

○ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم اول النبیین بھی ہیں اور آخر النبیین بھی کیونکہ عالم ارواح میں سب سے پہلے منصب نبوت آپ کو عطا کیا گیا اور بعثت میں سب سے آخر میں۔

آپ کی ہستی مبارک پر نبوت ختم ہوئی تو نبوت کے سارے کمالات آپؐ پر ختم ہو گئے جملہ انبیائے کرام کو جزوی طور پر جو کمالات نبوت ملے تھے' وہ آپ کو کلی طور پر عطا کر دیئے گئے۔

حسن یوسف' دم عیسیٰ' ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

○ قانون فطرت ہے کہ ہر چیز کی ایک ابتداء ہوتی ہے اور ایک انتہا' نبوت کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی اور انتہا جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور انتہا کے بعد کوئی گنجائش باقی نہیں رہا کرتی۔

○ بعثت محمدی سے پہلے خدا تک پہنچنے کے بہت سے دروازے تھے۔ یہ آدم کا دروازہ ہے' اس سے داخل ہو جایئے' خدا کا قرب مل جائے گا۔ یہ نوحؑ کا دروازہ ہے' اس سے داخل ہو جایئے' اللہ تک رسائی ہو جائے گی۔ یہ ابراہیمؑ کا دروازہ ہے' اس سے داخل ہو جایئے' خدا مل جائے گا۔ یہ موسیٰؑ کا دروازہ ہے' اس سے داخل ہو جایئے' خدا مل جائے گا یہ موسیٰؑ کا دروازہ ہے' اس سے داخل ہو جایئے' اللہ کی معرفت نصیب ہو جائے گی' یہ عیسیٰؑ کا دروازہ ہے' مالک سے رابطہ ہو جائے گا۔ لیکن جب بعثت محمدیؐ ہو گئی تو یہ سارے چھوٹے چھوٹے دروازے بند کر دیئے گئے اور نبوت محمدیؐ کا "مین گیٹ" کھول دیا گیا اور رب ذوالجلال نے یہ اعلان کر دیا اب جو بھی مجھ تک پہنچنا چاہتا ہے' اسے "مین گیٹ" سے گزر کے آنا ہو گا۔

○ جس طرح ہر مسلمان کا ایک جسمانی باپ ہے اسی طرح ہر مسلمان کا ایک روحانی باپ ہے۔ جس کے جوتوں کی خاک کے ذروں پر جسمانی باپ کو قربان کیا جا سکتا ہے اس روحانی باپ کا نام نامی اسم گرامی "محمدؐ" ہے اگر کوئی شخص دوسرے جسمانی باپ کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ اپنی ماں کی عصمت کے سفینے کو اپنے ہاتھوں سے غرق کرتا ہے اور اگر کوئی دوسرے روحانی باپ کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ اپنے ایمان کی کشتی کو اپنے ہاتھوں سے ڈبو دیتا ہے لہٰذا جس طرح کسی مسلمان کا دوسرا جسمانی باپ نہیں ہو سکتا' اسی طرح کسی مسلمان کا دوسرا روحانی باپ (نبیؐ) نہیں ہو سکتا۔

تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت ختم نبوت نے پوری امت کو

وحدت کی لڑی میں پرو رکھا ہے اور اس لڑی کے موتی مومنین کہلاتے ہیں۔ ختم نبوت کی وجہ سے آج اسلامی برادری عالمگیر برادری ہے' ختم نبوت کی بدولت سب کے رہبرو رہنما محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' ختم نبوت کے طفیل قرآن سب کا امام ہے' ختم نبوت کی برکت سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سب کا کلمہ ہے' ختم نبوت کی رحمت سے بیت اللہ سب کا قبلہ ہے۔ اگر نبوت کا دروازہ کھلا رہتا تو امت چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں بٹ جاتی لٰہذا رب رحیم' نبوت کا باب بند کر کے اور رحمتہ العالمینؐ کو مبعوث فرما کر اہل دنیا کو بے پایاں رحمت سے نوازا ہے۔

زمانہ رہتی دنیا تک سنائے گا زمانے کو
درود انکا' کلام انکا' پیام انکا' قیام ان کا

کائنات کے باسیو! رب رحیم و کریم نے تمہیں ایسا رسولؐ اعظم عطا کر دیا جس کے بعد کسی رسولؐ کی ضرورت نہیں۔ وہ ایسی کتاب لے کے آیا جس کے بعد انسانیت کو کسی کتاب کی احتیاج نہیں۔ وہ ایسی شریعت لے کے آیا جس کے بعد انسانیت کسی شریعت کی محتاج نہیں۔ وہ ایسا نظام لے کے آیا جس کے سوا کسی نظام کو دوام نہیں۔ اس کا وجود چراغ فروزاں جو تیرہ و تار شبوں میں روشنیاں پھیلائے۔ اس کی ہستی وہ ابر رحمت جو بحر و بر' کوہ و دمن' نشیب و فراز سب پر حیات بخش پانی کی بارش برسائے۔ اس کا جسم اطہر وہ خوشبو جو سارے عالم کے دماغوں کو مہکائے۔ اس کا سراپا وہ چشمہ شیریں جس سے ہر پیاسہ اپنی تشنگی بجھائے' اس کی ذات وہ بہار جو دلوں کی وادیوں میں ایمان کے پھول کھلائے اور اس کی شخصیت "معلم اعظم" جو تمام زمانوں کے انسانوں کو تمام علوم پڑھائے اور انسانیت کو علم کے نور سے جگمگائے۔

تو آؤ اس گلشن ہستی کے رہائشیو! اس محسن انسانیت' قائد انسانیت' فخر انسانیت اور باعث تخلیق انسانیت کے حضور نہایت ادب و احترام کے ساتھ زبان' ذہن و دل سے ہدیہ تبریک پیش کریں۔

ریاض خدا کا گل سر سبد
محمدؐ ازل ہے محمدؐ ابد
محمدؐ کہ حامد بھی محمود بھی
محمدؐ کہ شاہد بھی مشہود بھی
محمدؐ سراج و محمدؐ منیر
محمدؐ بشیر و محمدؐ نذیر
محمدؐ کلیم و محمدؐ کلام
محمدؐ پہ لاکھوں درود و سلام